ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل کے لیے دینی سیاسی جماعتوں کا کردار تجزیہ اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل؛ پاکستانی تناظر میں

ANALYSIS OF THE ROLE OF RELIGIOUS POLITICAL PARTIES IN THE FORMATION OF AN ISLAMIC WELFARE AND SOCIAL STATE AND A PLAN OF ACTION FOR THE FUTURE; IN A PAKISTANI CONTEXT

عطاالرحمٰن

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑ

ڈاکٹر محمد زید لکھوی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑ

Abstract:
In the Pakistani context, the role of religious political parties in the formation of an Islamic welfare and social state is of historical, political and ideological importance. Since the establishment of Pakistan, these parties have been involved in the struggle to mold the state according to Islamic principles, where justice, equality and human dignity can be implemented. However, various successes and challenges have emerged in this struggle, the analysis of which and the review of the course of action for the future are an important need. Since Pakistan is an Islamic state that was established on the model of the state of Medina, the state's experts, scholars, politicians and authorities have been trying to make Pakistan a truly Islamic welfare and social state by adopting various methods and remembering it as a strong state. To form an Islamic welfare and social state, religious parties will have to adopt the following course of action: Ideological unity: They will have to outline a common Islamic welfare system beyond sectarian differences. Social services: They will have to focus on basic issues such as education, health and employment and improve their reputation among the public. Alignment with Modernity: We need to update our political narrative in line with modern democratic and social demands to attract the younger generation. Participation in Policy Making: Strengthening the system of social justice, financial equality, and accountability through practical involvement at the state level. International Relations: Religious parties need to align their narrative with global Islamic movements and the Muslim world so that Pakistan can be presented as an Islamic welfare state on the global stage.

Keywords: Pakistani; Religious; Justice; Equality; Human dignity

پاکستانی تناظر میں اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل کے لیے دینی سیاسی جماعتوں کا کردار تاریخی، سیاسی اور نظریاتی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ جماعتیں قیام پاکستان سے لے کر اب تک اس جدوجہد میں شامل رہی ہیں کہ ریاست کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے، جہاں عدل، مساوات، اور انسانی وقار کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ تاہم، اس جدوجہد میں مختلف کامیابیاں اور چیلنجز سامنے آئے ہیں، جن کا تجزیہ اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل ایک اہم ضرورت ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

پاکستان چونکہ ایک اسلامی ریاست ہے جو ریاست مدینہ کے ماڈل پر قائم کی گئی ہے ریاست کے ماہرین علم وفن ارباب سیاست اقتدار کی یہ کوشش رہی ہے کہ مختلف طریقہ ہائے کار کو اختیار کرتے ہوئے پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی سماجی ریاست بنایا جائے اور ایک مضبوط ریاست کے یاد رکھی جائے۔

پاکستان میں بہت زیادہ جماعتیں ایسی ہیں جو سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دعوتی، تبلیغی، رفاعی وفلاحی کام سرانجام دے رہی ہیں۔ان کا مقصد تمام اہل اسلام اور اہل پاکستان کو اکٹھا کرنا، محبتوں کو عام کرنا اور نفرتوں کو ختم کرنا ہے۔ان کے جلسے جلوس اور اجتماعات میں خاص بات یہ دیکھنے میں ملتی ہے کہ ان جلسوں جلوسوں اور اجتماعات میں فرقہ واریت، فروعی اختلافات وتنازعات، سیاسی مناقشوں، صوبائی ولسانی نعروں کے بجائے استحکام پاکستان اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کی بات ہوتی ہے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجتماعات مکمل طور پر منظم اور متحد معاشرے کی ایک عملی مثال نظر آتے ہیں۔ان میں شرکت کرنے والوں کو دعوت وتبلیغ اور اصلاح اعمال و

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

افعال کا عمل دیکھنے میں ملتا ہے۔ پاکستان کے تمام صوبوں وآزاد کشمیر سے لاکھوں افراد شریک ہوتے ہیں۔ان اجتماعات نے پاکستان میں بڑھتے ہوئے مذہبی سیاسی جماعتوں کے اثرورسوخ کوواضح کیا ہے۔[1]

ان مذہبی سیاسی جماعتوں نے بہت سے ملکی وعالمی معاملات میں اپنا شاندار کردار ادا کیا ہے۔ جس کے باعث پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتوں کو سیاسی جماعتوں کے مقابلے میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ان دینی جماعتوں کے اجتماعات سے مقصود ملک میں فرقہ واریت کا خاتمہ اور دشمنان اسلام کی سازشوں کے مقابلہ کے لئے اتحاد و یکجہتی کی بھرپور کوشش کرنا ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے دو قومی نظریے کو دھندلا کرنے والی اندرونی اور بیرونی سازشوں کو بے نقاب کرکے دینی سیاسی جماعتوں نے پھر اہل پاکستان اور دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ پاکستان 'لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کی جاگیر ہے اور اس ملک کے لئے اسلامی نظام ہی ہر خاص وعام کو قبول ہو سکتا ہے۔اگر پاکستان کی تمام عوام اور حکمران جھگڑوں میں الجھنے کے بجائے اس نصب العین کو اپنا لیں کہ جس طرح اللہ ایک، قرآن ایک اور قبلہ ایک ہے ایسے ہی ہم سب بحیثیت مسلمان ایک ہو جائیں تو یہ ملک حقیقی معنوں میں گلزار بن جائے جب اہل پاکستان اس سوچ کے ساتھ نیک نیت ہو کر درست سمت میں عملی جہد کریں گے تو اللہ تعالی منزل آسان کردے گا اور کامیابیوں کے دروازے کھول دے گا۔ مسلمانوں کی فلاح کا اور عظیم تر کامیابی کا راز ان کے اتحاد واتفاق میں مضمر ہے کاش وہ اس بات کو سمجھ لیں۔[2]

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل کے لیے دینی سیاسی جماعتوں کی اہمیت

ہندوستان جیسے وسیع وعریض اور متنوع سماج کو کنٹرول کرنے کی خاطر انگریز سرکار نے بھی بالآخر سیاسی اور مذہبی تحریکوں کو فعالیت کے مواقع فراہم کئے تاکہ کروڑوں انسانوں کے ہر لحظہ وسعت پذیر مشاہدات،اجتماعی زندگی بارے بدلتے تصورات اور پیچیدہ خیالات کے بہتے دھاروں کو سیاسی ومذہبی جماعتوں کے مقدس نظریات اور نصب العین کے تابع لاکر سماجی نظم وضبط قائم کیا جاسکے۔

اگر ہم برصغیر کی تاریخ پہ نظر ڈالیں تو انگریزوں نے کانگریس، مسلم لیگ اور ان سے ملتی جلتی سیاسی پارٹیوں کی افزائش میں مدد دیکر جہاں ہمیں موہن داس گاندھی، جواہر لعل نہرو اور محمد علی جناح کی صورت میں بہترین لیڈرشپ فراہم کی وہاں اس نے انہی مقبول سیاستدانوں کے عوامی اثر ورسوخ کو بروکار لاکر لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو بلاواسطہ طور پہ کنٹرول کرنے میں بھی کامیابی پائی۔ حتّی کہ انگریز گورنمنٹ نے مذہبی رجحانات کی حامل جن تحریکوں کی حوصلہ شکنی کرنی تھی انہیں بھی پہلے ابھرنے کی مہلت دی تاکہ ان تحریکوں کی مستند لیڈرشپ کو ریاستی مشینری کے ذریعے کچل کے پیروں کاروں کے حوصلے توڑے جاسکیں۔انگریزوں کے بعد اس خطہ کی ہر ریاستی مقتدرہ نے منصوبہ بندی کے تحت بتدریج سیاست کے اسی آرٹ کو فروغ دیکر یہاں کی معاشرتی فعالیت کو کنٹرول کرنے میں کامیابی پائی۔

عروج وزوال میں مذہبی جماعتوں کا کردار

تحقیق سے یہ ثابت ہے کہ مذہبی جماعتیں محض کوئی شعبہ جاتی کام نہیں ہے بلکہ تہذیبوں کے ارتقاءاور قوموں کے عروج وزوال کا دارومدار انہیں مذہبی جماعتوں پر ہے اور جو قومیں اس میدان سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں وہ درحقیقت دنیا کی رہنمائی وقیادت کے مقام سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں وہ درحقیقت دنیا کی رہنمائی وقیادت کے مقام سے پیچھے ہٹ کر پسماندگی، غلامی اور بالآخر فنا کے مقام کی طرف چلی جاتی ہیں۔ قوموں کے عروج وزوال میں جہاں مذہبی جماعت کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں وہاں ان کے نظام تربیت کے اثرات بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ غلامانہ نظام ہائے تعلیم اوپر کی سطح پر صرف نوشت وخواند سکھاتے ہیں اور روزگار معاش کے لیے تو تیار کرتے ہیں ان میں تحقیق وجستجو کا دخل نہیں ہوتا، تحقیق وجستجو ترقی یافتہ آزاد اور فاتح قوموں کا کام ہوتا ہے۔ معاش کے لیے نوشت وخواند کا حصول غلام قوموں کا شیوہ رہا ہے، اس لیے نظام تعلیم کا بھی گہرا تعلق مذہبی جماعت اور قوموں کے عروج وزوال سے ہوتا ہے۔ دراصل ایمان وفکر کو کسی بھی نقشے پر نشوونما دینے میں کسی قوم کے نظام تعلیم کو بہت ہی مؤثر دخل حاصل ہوتا ہے۔ نظام تعلیم ہی نئی نسلوں کو کسی بلند نصب العین کی طرف پرواز کرنے کے لیے فکر وحکمت کے بال وپر دیتا ہے۔

قومی زندگی میں مذہبی جماعت کی وہی حیثیت ہے جو فرد کے لیے اس کے دماغ کی ہوتی ہے اگر دماغ کسی ساحر کی ساحری اور کسی سامری کے طلسم کا شکار ہو جائے تو فرد کی ساری حرکات وسکنات اسی کے منشا کے مطابق نمودار ہوں گی، خواہ وہ اپنی جگہ یہ سمجھتا رہے کہ وہ اپنی آزاد سوچ سے ہر اقدام کر رہا ہے اگر اس کے اپنے دینی اور ملی اور خاندانی رجحانات کے خلاف متضاد قسم کے تہذیبی افکار وتصورات اس کے دماغ میں فاتحانہ شان سے گھس کر مسقل محاذ آرائی کی کیفیت پیدا کر دیں تو اس کے عقیدے اور اقدار ہر لمحہ ایک ایسی جنگ مسلسل سے دوچار رہیں گے جس میں روز اس کے اصول وروایات میں سے کچھ موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں اور کچھ زخمی اور اپاہج ہو کے رہ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں پراگندہ افکار اور ذہنی انتشار کے روگ سے کوئی بچاو نہیں۔ایسے ہی تضادات کے غیر متحمل تصادم کی وجہ سے بسا اوقات دماغ بالکل ہی چل جاتا ہے اور پھر جسم واعضاء کی تمام حرکات لایعنی بلکہ تخریبی ہو کے رہ جاتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر ایک قوم کا نظام اجتماعی فساد واختلال کی کسی بھی خاص صورت کا شکار ہو جائے تو اس قوم کی تمام سیاسی، معاشی اور ثقافتی سرگرمیوں میں بگاڑ اور ضرر پیدا ہو جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہم جس اجتماعی بگاڑ سے دوچار ہیں وہ ہمارے قومی وجود اور تہذیبی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

تشخص سے غیر ہم آہنگ اور ہر لحظہ بر سر تصادم ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے کے کسی بھی شعبے کی کل سیدھی نہیں اور جو پہلے کچھ سیدھی تھی بھی وہ روز بروز ٹیڑھی ہوتی جارہی ہے لیکن کارفرما قوتوں نے کبھی قومیت کے بنیادی نقطے پر صحیح طور پر توجہ ہی نہیں دی۔ یہ خرابی احوال قومیت کی توسیع کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھ رہی ہے اس وجہ سے اس کی زیادہ تر ذمہ داری مذہبی سیاسی جماعتوں پر جاتی ہے اگر ان پر توجہ نہ دی جائے تو سارا معاشرہ چوپٹ ہو کے رہ جاتا ہے۔

پاکستانی دینی سیاسی جماعتوں نے پاکستان کو فلاحی و سماجی بنانے کے لیے ہمیشہ ہراول دستے کا کام کیا ہے۔ ملک پاکستان قیام سے اب تک ہمیشہ بے شمار موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے آفات کا شکار رہا ہے۔ ان ناگہانی آفات اور مشکل وقت میں ہمیشہ دینی سیاسی جماعتوں نے بھرپور اور موثر کردار ادا کیا ہے۔ آفات، زلزلے، سیلاب، حادثات اور وبائی امراض وغیرہ میں ہمیشہ دینی سیاسی جماعتوں نے دامے درمے سخنے فلاحی خدمات سرانجام دی ہیں۔ جن کی بدولت لوگوں کو بہت زیادہ ریلیف حاصل ہوا۔ خوراک و قیام کا مناسب انتظام، ریلیف کیمپس، میڈیکل ریلیف سینٹرز، ادویات اور مختلف شکلوں میں خدمات قابل تحسین ہیں۔ اس کے علاوہ طویل مدتی فلاح انسانیت کے لیے منصوبہ جات تسلسل سے جاری وساری ہیں۔ جن میں دینی مدارس میں مفت تعلیم عصری تعلیمی اداروں کا قیام جیسے اقدامات سے ملک میں شرح خواندگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غرباء مستحق اور کمزور و مجبور لوگوں کی اعانت کے لیے خیراتی ادارے ہسپتال اور مختلف انداز سے مالی معاونت جیسے اقدامات بھی قابل ذکر ہیں۔ الہادی نظریات اور قوتوں کے خلاف بھی نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کا تحفظ کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ وطن عزیز پاکستان میں اسلامی کلچر وروایات کی بقاء اور فروغ کے لیے دینی سیاسی قوتوں کا کردار بھی قابل ذکر ہے، الحادی اور غیر اسلامی فکر و نظریات اور کلچر کے سامنے بند باندھنے کے لیے کمربستہ ہیں۔ اصلاح معاشرہ کے لیے علماء واسکالرز کی بڑی تعداد دین اسلام کی تعلیمات کے فروغ کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل ہیں جو مدارس و مساجد، درس وتدریس، تحریر و تقریر، وعظ و نصیحت، تصنیف وتالیف کے علاوہ مختلف انداز سے مصروف عمل ہیں جن کے اثرات معاشرے کے اندر عیاں ہیں۔ تحریک پاکستان سے قیام پاکستان تک آئین سازی میں متفقہ 22 دستوری نکات کے علاوہ اسلامی قانون سازی میں دینی سیاسی جماعتوں کا کردار بہت اہم ہے۔

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل میں دینی سیاسی جماعتوں کے باہمی مسائل

عوام الناس میں بالخصوص مذہبی سیاسی جماعتوں کا طبقہ غفلت ولاپرواہی کی اتنی گہری وادیوں میں چلا گیا کہ باہمی دست و گریباں ہو کر اپنی توانائی کو ایک دوسرے کو اکھاڑنے اور بچھاڑنے، اسے نیچا دکھانے، ملزم و مجرم قرار دینے کے لئے خرچ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اپنی اصلی ذمہ داریوں کو پس پست ڈالنا پڑا، اب تو ہمارے باہمی تنازعوں نے ہماری ذہنی کیفیت ایسی بنا دی ہے کہ ہم اپنے اصلی مقصد و منزل کو ہی بھول گئے ہیں۔ ہم بھول گئے ہیں کہ مذہبی سیاسی جماعتوں کو کیا کرنا چاہیے تھا۔ کیا بتانا چاہیے تھا، کیا لکھنا چاہیے تھا، کیا کچھ کیا ہے، کتنا کچھ کیا ہے اور کیسے کیا ہے؟

مذہبی سیاسی جماعتوں کے باہمی تنازعات نے جہاں ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے وہاں ان کی ان لاپروائیوں کی وجہ سے ہم نبی کریم ﷺ کی حقیقی تعلیم سے بھی محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے ذاتی اختلافات ہمارے لئے اس قدر اہمیت اختیار کر چکے ہیں کہ ہم اہم ملی، ملکی، مسلکی ذمہ داریوں کے بارے میں لاعلم ہو گئے ہیں۔ ہم اپنی تنظیموں کو مضبوط کرنے کے چکر میں دوسرے ہم مسلک رہنماوں کے خلاف اتنی سازشیں کر جاتے ہیں جس کا ہمیں اندازہ ہی نہیں ہوتا، بلکہ سیاسی چکر میں ایسے پڑ گئے ہیں کہ اپنی مذہبی ذمہ داریوں کو بھی سیاسی رنگ دے دیا گیا ہے۔

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل میں دینی سیاسی جماعتوں کے لیے لائحہ عمل

اسلامی فلاحی اور سماجی ریاست کی تشکیل میں دینی سیاسی جماعتوں کا کردار نہایت اہم ہے۔ ان جماعتوں کو ایک جامع لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے نبھا سکیں۔ درج ذیل نکات اس لائحہ عمل کی تشکیل میں مددگار ہو سکتے ہیں:

- تعلیم و تربیت
- میڈیا
- ہجرت
- آئین
- سیکورٹی اور انٹیلی جنس
- قوت وجہاد فی سبیل اللہ
- دولت کی تقسیم [3]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

پاکستان میں اصلاح معاشرہ کے لئے تمام دینی جماعتوں کو احسن طریقہ سے مشترکہ کاوشیں کرنا ہوں گی۔ معروف دینی اسکالر عالم ڈاکٹر اسرار احمد انہوں نے مزید فرمایا:

"۶۰ سال گذر گئے پاکستان میں اسلامی نظام کے بجائے انگریزوں کا دیا ہوا سسٹم قطع و برید کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اسلامی نظام کے نافذ نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ دینی جماعتوں کا آپس میں اختلاف ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے پہلے آپس میں دینی جماعتوں کا اتحاد ضروری ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ملک کی تمام مذہبی جماعتیں متحد ہو کر نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کے لئے کوشش کریں گی تو کیا ان کو کامیابی نہ ہو گی؟ نہیں! بلکہ ہر گز ہر گز کامیاب ہوں گی۔ لیکن اختلاف کہاں جائیں گے آپس کے جھگڑے کیونکر بھلائیں گے؟ مذہبی جماعتیں ایک دوسرے کو مسلمان تک نہیں سمجھتی، چاہے کھل کے اظہار نہ کریں۔"[4]

اس وقت ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اتحاد بین المسلمین کی ہے۔ کیونکہ الحاد ہمارے درمیان فرقہ واریت کے فروغ کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ دینی جماعتوں کا اتحاد نہ ہونا بھی اصلاح معاشرہ میں رکاوٹ تو ہے ہی، اس کے ساتھ پاکستان میں اصلاح معاشرہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عوام میں تقسیم ہے۔

اس حوالہ سے ڈاکٹر اسرار یوں رقمطراز ہیں:

"عوام میں یہ تقسیم طبقاتی بھی ہے اور سماجی بھی۔ اصلاح معاشرہ کے لئے سماجی سوچ بدلنا ضروری ہے اور سماجی سوچ تبھی بدلی جا سکتی ہے جب طبقاتی کشمکش ختم ہو گی۔ یعنی امیر و غریب کے تعلق میں پیچیدگی، مزارع و زمیندار کے تعلق میں پیچیدگی، آجر و اجیر کے تعلق میں پیچیدگی۔ اور ایسے ہی سماجی تعلقات جو ان فتنوں کی اصل وجہ ہیں ان کو ختم کرنا ضروری ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ اسلام نے سب سے پہلے جس چیز کو ختم کیا وہ طبقاتی تقسیم تھی، آقا غلام، گورے اور کالے کو، امیر و غریب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ حضرت بلال، حضرت عثمان اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنھم کی مثالیں سامنے ہیں۔"[5]

انھوں نے مزید فرمایا کہ:

"جب اسلام نے طبقاتی نظام میں دراڑ ڈالی تو اس کی مخالفت شروع ہوئی، مخالفت کی وجہ ایک خدا نہیں تھا، بلکہ جہاں اتنے سارے خدا تھے وہاں ایک اور خدا کا اضافہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ مسئلہ اس مساوات کا تھا جس کا مطالبہ اسلام کر رہا تھا، جو تاجر کے منافع کو کم کر رہا تھا، جو طاقتور کی طاقت کو چیلنج کر رہا تھا، جو غلام کو آقا کے برابر کھڑا کر رہا تھا، یہ وجہ تھی اسلام کی مخالفت کی۔ ذرا غور کریں کیا نفاذ اسلام میں اتنی مخالفت کی آج بھی کہیں یہی وجہ تو نہیں؟ جبکہ ایسی مخالفت ہمیں قیام پاکستان کے وقت نہیں تھی؟"[6]

موجودہ صورت حال

آج کے دور میں دینی سیاسی جماعتوں کو یہ چیلنج درپیش ہے کہ وہ عوام کی حقیقی فلاح و بہبود کے لیے جامع پالیسیاں وضع کریں۔ بد قسمتی سے، ان جماعتوں کا سیاسی کردار اکثر ذاتی یا گروہی مفادات تک محدود رہا ہے، جس کی وجہ سے ان کی عوامی مقبولیت میں کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، معاشرتی انصاف اور سماجی خدمات کے شعبے میں ان جماعتوں کی کارکردگی محدود رہی ہے، جو ایک اسلامی فلاحی ریاست کی تشکیل کے لیے ضروری عوامل ہیں۔

مفتی منیب الرحمٰن نے مذہبی سیاسی جماعتوں کا اصلاح معاشرہ میں کردار پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مذہبی سیاسی جماعتوں کے نزدیک سب سے قابل قدر دینی خدمت وقت کے حکمرانوں پر چڑھائی کرنا ہے، یہ سیاست کا سکّہ رائج الوقت ہے۔

ہم کہتے ہیں: تھوڑا سا وقت نکال کر ہمیں اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنا چاہیے کہ معاشرے کی اصلاح میں ہمارا حصہ کتنا ہے۔ میں ایک جلسے میں پنجاب گیا، وہاں شرکاء کے لیے قرعہ اندازی کے ذریعے عمرے کے بارہ ٹکٹوں کی پیش کش تھی۔ ٹکٹوں کی پیشکش کرنے والے چوہدری اور سیٹھ صاحبان صفِ اوّل میں بیٹھے تھے، میں نے اُن سے کہا: اگر آپ کو اللہ کی رضا کے لیے کسی کو عمرے پر بھیجنا ہے، تو کسی نیک آدمی کا انتخاب کیجیے، صرف اُسے پتا ہو اور آپ کو، اللہ تعالیٰ تو سب ظاہر باطن کا جاننے والا ہے، اس نمود کی کیا ضرورت، شہرت پسندی کو حدیثِ مبارک میں شرکِ اصغر کہا گیا ہے۔[7]

مفتی منیب الرحمٰن نے مذہبی سیاسی جماعتوں کا اصلاح معاشرہ میں کردار پر بات کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

مزید یہ کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو عمرہ کرانا دینی ضرورت نہیں ہے، اس کے برعکس قوم کے ہر بچے کو اچھا مسلمان اور اچھا پاکستانی بنانا حسبِ توفیق اور حسبِ مراتب ہم سب کی ذمے داری ہے، یہ پیسہ آپ تعلیم و تربیت کے فروغ پر خرچ کریں تو آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا، بعد میں مجھے بتایا گیا کہ جلسے کے منتظم نے اعلان کیا کہ

آئندہ ہم صرف تربیتی پروگرام کریں گے، اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے۔آج کل بعض باوسائل پیر صاحبان بھی اپنی مجالس کی رونق دوبالا کرنے کے لیے عمرے کے ٹکٹوں کا سہارا لیتے ہیں، عموماًیہ مجلسیں روایتی اور تعلیم وتربیت سے عاری ہوتی ہیں۔[8]

بہر حال اس وقت اصلاح معاشرہ کے لئے مفتی صاحب کی بیان کردہ تجویز پر ہمیں ضرورت اتحاد بین المسلمین کی ہے۔ جس کا ثبوت بغداد میں شیعہ اور سنی علاقوں کے درمیان تعمیر کا آغاز ہے۔ فرقہ واریت کے حوالے سے حالات امت مسلمہ میں پہلے سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔اس کی ایک صورت ''متحدہ مجلس عمل'' کی شکل میں نظر آرہی ہے۔آپ اسے ایک سیاسی اتحاد کہہ سکتے ہیں لیکن کسی بھی صورت میں مختلف مسالک کا اتحاد توہوا۔

اسلام اپنی خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام دینوں سے اعلی وارفع ہے۔دنیامیں خطہ کوئی ایسانہیں جہاں اسلام کی روشنی نہ پہنچی ہو۔اسلام کی تعلیمات کو تمام دنیامیں پھیلانے کی کوشش کرنے والے ممالک میں پاکستان کا نمایاں مقام ہے۔اسلام کی تعلیمات دنیامیں پھیلانے کے لئے جو ذرائع نبی اکرم ﷺ نے اپنائے وہ تمام کے تمام ہمارے لئے مشعل راہ ہیں انہی ذرائع کو بروئے کارلاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ واشاعت وترقی ممکن ہے۔

پاکستانی معاشرہ کو اسلامی معاشرہ بنانے کے لئے علماء کرام کی بہت زیادہ محنت ہوئی ہے۔اس مقدس کام کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیاگیا۔ان حضرات کی ان تھک کوششوں سے اسلامی معاشرہ توبن گیالیکن غیر مسلم اداروں نے اس معاشرے کوتباہ کرنے کے لئے جو حربے اپنائے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ ان غیر مسلم اداروں نے کیسے اسلامی کلچر اور معاشرتی امن وامان خراب کیا۔پاکستان کی اسلامی معاشرت کو تباہ کرنے کے لئے ہمہ جہت مذموم سرگرمیاں جاری ہیں۔

پاکستان کا مطالبہ اسلام کے نام پر کیا گیا تھا اس کی بنیاد اسلام ہی ہے۔پاکستان بنانے سے مقصود ایک ایسی مملکت کا حصول تھا جس میں اسلام کو ایک زندہ نظام حیات کی حیثیت سے متمکن کیا جاسکے۔آخر کار بہت بڑی قربانیوں کے بعد ہمیں ایک اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے ایک خطہ مل گیا۔جس کی وجہ سے ''اسلام'' اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سرکاری مذہب ہے۔اسلام ایک مکمل دین ہے جس کی مکمل پیروی کرنے سے ہی پاکستان محفوظ ہوگا۔پاکستان اور اسلام کے اس تلازم کا انکار ناممکن ہے۔

پاکستان بن توگیالیکن عوام کی اسلام کے مطابق کردار سازی کرنے کے لئے جو جماعتیں پاکستان بننے سے پہلے سرگرم تھیں آزادی مل جانے کے بعد ان جماعتوں کی زیادہ تر کوشش عوام کی کردار سازی کی بجائے اپنی جماعت کی افراد سازی،تعداد سازی پر ہی مرکوز ہو کررہ گئی۔

پاکستان کے حکمران ہوں یاچاہے مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین،ان دونوں میں سے ہر ایک کی ساری محنت اپنی اپنی پارٹیوں،جماعتوں کے فروغ تک محدود ہے۔جس کی وجہ سے پاکستان اور اسلام دشمنی کے اقدامات کرنے والی جماعتوں کو خوب موقع مل رہاہے۔ان حالات میں سیاسی جماعتوں کی قیادتوں کو فکر اور لائحہ عمل کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان اصل مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوسکے۔

آئندہ کے لیے لائحہ عمل

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل کے لیے دینی جماعتوں کو درج ذیل لائحہ عمل اپنانا ہوگا:

نظریاتی وحدت : فرقہ وارانہ اختلافات سے بالاتر ہو کر ایک مشترکہ اسلامی فلاحی نظام کا خاکہ پیش کرنا ہوگا۔

معاشرتی خدمات : تعلیم، صحت،اور روزگار جیسے بنیادی مسائل پر توجہ مرکوز کر کے عوام میں اپنی ساکھ کو بہتر بنانا ہوگا۔

جدیدیت کے ساتھ ہم آہنگی : جدید جمہوری اور سماجی تقاضوں کے مطابق اپنے سیاسی بیانیے کو اپڈیٹ کرنا ہوگا تاکہ نوجوان نسل کو اپنی طرف متوجہ کر سکیں۔

پالیسی سازی میں شراکت : ریاستی سطح پر عملی شمولیت کے ذریعے سماجی انصاف،مالی مساوات،اور احتساب کے نظام کو مضبوط بنانا ہوگا۔

بین الاقوامی تعلقات : دینی جماعتوں کو اپنے بیانیے کو عالمی اسلامی تحریکوں اور مسلم دنیا کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہوگا تاکہ پاکستان کو عالمی سطح پر ایک اسلامی فلاحی ریاست کے طور پر پیش کیا جاسکے۔

سفارشات

اسلامی فلاحی وسماجی ریاست کی تشکیل کے لیے دینی سیاسی جماعتوں کے کردار پر تجاویز اور آئندہ لائحہ عمل کی تشکیل کے لیے پاکستانی تناظر میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں۔

- دینی سیاسی جماعتوں کو اسلامی فلاحی ریاست کے تصور کو واضح طور پر بیان کرنا ہوگا تاکہ عوام میں اس کی حقیقی روح کو سمجھا جاسکے۔ مختلف جماعتوں کے درمیان نظریاتی اور فکری ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے مکالمے اور مشاورتی فورمز قائم کیے جائیں۔

- جماعتوں کو ایسے تعلیمی اور تربیتی پروگرامز متعارف کروانے چاہئیں جو اسلامی اقدار، شریعت اور عدل وانصاف پر مبنی معاشرتی نظام کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔ دینی وسیاسی رہنماؤں کی اخلاقی اور انتظامی تربیت کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کیے جائیں۔
- دینی جماعتوں کو فلاحی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیے، مثلاً صحت، تعلیم، غربت کا خاتمہ، اور قدرتی آفات میں امداد۔ عوام کے مسائل کے حل کے لیے قابل عمل پالیسیز پیش کریں اور عملی اقدامات کریں تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو۔
- اسلامی جماعتوں کو باہمی اتحاد اور مشترکہ پلیٹ فارم کے تحت سیاسی جدوجہد کو فروغ دینا ہوگا۔ -جماعتوں کے اندرونی نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لیے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کیا جائے۔
- پارلیمنٹ میں موجود دینی جماعتوں کو اسلامی قوانین کے نفاذ اور عوامی فلاح کی پالیسیز پر توجہ دینی چاہیے۔ -ریاستی اداروں میں اسلامی اصولوں کے مطابق اصلاحات تجویز کریں۔
- جدید ٹیکنالوجی اور میڈیا کے موثر استعمال کے ذریعے اپنی پالیسیز اور نظریات کو عوام تک پہنچائیں۔ معیشت، عدلیہ، اور تعلیم کے شعبوں میں جدید اسلامی ماڈلز پیش کریں۔
- عوام سے قریبی رابطے کے لیے باقاعدہ مہم چلائی جائے تاکہ دینی جماعتوں کی پالیسیز اور اہداف واضح ہوں۔ مختلف طبقہ ہائے فکر کے مسائل کو سمجھ کر ان کے مطابق حل تجویز کریں۔
- دیگر مذاہب اور فرقوں کے ساتھ مکالمے اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے تاکہ فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی ہو اور معاشرتی امن قائم ہو۔
- دینی جماعتوں کو اپنی سیاست میں تنقید کے بجائے تعمیری تجاویز اور عملی اقدامات کو فوقیت دینی چاہیے۔ مثبت سیاسی روایات کو فروغ دے کر عوام کے لیے رول ماڈل بنیں۔
- نوجوانوں کو اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے تحریک دینا اور ان کی توانائیوں کو صحیح سمت میں استعمال کرنا ضروری ہے۔ ان کے لیے خصوصی پروگرامز اور مواقع فراہم کیے جائیں۔

درج بالا سفارشات پاکستانی تناظر میں دینی سیاسی جماعتوں کے کردار کو مضبوط کرنے اور اسلامی فلاحی ریاست کی تشکیل کے لیے ایک مثبت لائحہ عمل فراہم کرتی ہیں۔

حوالہ جات

---

1 محمد اقبال کیلانی، دوستی اور دشمنی، مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان، ص ۷۵

2 ایضا

3 ماہنامہ دار العلوم، شمارہ ۴، جلد ۸۹، اپریل ۲۰۱۵، ص ۱۱

4 اسرار احمد، ڈاکٹر، اسلام اور پاکستان، لاہور: انجمن خدام القرآن، ص ۷۶

5 الف نظامی، پاکستان میں نفاذ اسلام، اردو محفل فورم، ۲۵ اپریل ۲۰۰۷ www.urduweb.org/mehfil/6414

6 ایضا

7 منیب الرحمن، مفتی، دلیل، https://daleel.pk/2018/03/14/78029

8 ایضا